

12 FEBRUARY

اتباع شہوات کی تباہ کاریاں



(For Islamic Brothers)

ہفت روزہ ارستوں بھرے اجتماع میں ہونے والا سنتوں بھرا بیان

الْحَدُّ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ط

أَمَّا بَعْدُ! فَكَلِمَاتٌ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَىٰ آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَعَلَىٰ آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا نُورَ اللَّهِ

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْعِتِّكَافِ (ترجمہ: میں نے سنتِ اعتکاف کی نیت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخل مسجد ہوں، یاد آنے پر اعتکاف کی نیت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سحری، افطاری کرنے، یہاں تک کہ آپ زَم زَم یاد م کیا ہو اپانی پینے کی بھی شرعاً اجازت نہیں، البتہ اگر اعتکاف کی نیت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضمناً جائز ہو جائیں گی۔ اعتکاف کی نیت بھی صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اس کا مقصد اللہ کریم کی رضا ہو۔ ”فتاویٰ شامی“ میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اعتکاف کی نیت کر لے، کچھ دیر ذکر اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھانی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

نبی کریم رءوف رحیم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا بِهَا مَلَكَ مُوَكَّلٌ بِهَا حَتَّى يُبَدِّعَ فِيهَا

یعنی جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرود پاک پڑھتا ہے اللہ کریم اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے

اور ایک فرشتہ اس دُرود پاک کو مجھ تک پہنچانے پر مقرر ہے۔ (معجم کبیر، ۱۳۳/۸، رقم: ۷۶۱۱)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: **أَفْضَلُ الْعَمَلِ النَّيَّةُ الصَّادِقَةُ** سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔⁽¹⁾ اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ﴿عَلِمَ سَيَكْفِيكَ﴾ علم سیکھنے کے لئے پورا بیان سنوں گا ﴿بِأَدَبٍ بَيْتُهُمْ﴾ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ﴿اِطْرَاقِ اَصْلَاحِ﴾ اپنی اصلاح کے لئے بیان سنوں گا ﴿جُو سُنُونِ﴾ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَيَّ النَّحِيْبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّد

کیا بیماری بذاتِ خود دوا بن سکتی ہے؟

”غُيُوْنُ الْحِكَايَات“ جلد 1، صفحہ 367 پر ہے: سلسلہ قَادِرِيَّة رَضَوِيَّة کے مشہور بُزرگ حضرت اَبُو قَاسِمِ جُنَيْدِ بَغْدَادِي رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ایک رات مجھے بڑی بے چینی ہوئی۔ میں عبادتِ الہی میں مشغول رہا لیکن مجھے سُکون نہیں مل رہا تھا۔ میں نے خوب کوشش کی کہ عبادت میں یکسوئی (Full Attention) اور خُشُوْع و خُضُوْع حاصل ہو جائے لیکن میں اس کوشش میں کامیاب نہ ہو سکا۔ پھر میں نے قرآنِ پاک کی تلاوت شروع کر دی لیکن مجھے پھر بھی یکسوئی (Full Attention) اور دلی سُکون حاصل نہ ہوا۔ میں بہت حیران تھا کہ آخر آج ایسی کیا بات ہے کہ مجھے عبادتِ الہی میں یکسوئی حاصل نہیں ہو رہی اور میرا سُکون مجھ سے دُور ہو گیا ہے۔ آخر کار رات کے آخری حصے میں، میں نے اپنی چادر کندھے پر ڈالی اور گھر سے باہر نکل آیا۔ کچھ دُور جا کر راستے میں مجھے ایک شخص نظر آیا، جو چادر میں لپیٹا ہوا تھا۔ جب میں اس کے قریب گیا تو اس نے اپنا سر اٹھایا اور مجھ سے پوچھا: تم اتنے پریشان کیوں

ہو؟ کیا قیامت برپا ہو چکی ہے؟ میں نے کہا: کیا قیامت کا مقررہ دن آ گیا ہے؟ اس شخص نے کہا: نہیں، بلکہ میں تو یہ پوچھ رہا ہوں کہ کیا تم دل کی پھلج اور بے چینی کی وجہ سے پریشان ہو کر دلی سکون حاصل کرنے جا رہے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! واقعی میں دلی سکون کی تلاش میں باہر نکلا ہوں اور یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کس وجہ سے مجھے آج رات سکون نہیں مل رہا؟ (پھر میں نے اس سے پوچھا: اچھا یہ بتاؤ! کیا تمہیں مجھ سے کوئی حاجت ہے؟ اس شخص نے جواب دیا: ہاں، مجھے تم سے حاجت ہے۔ میں نے استفسار کیا: بتاؤ، کیا حاجت ہے؟ اس نے جواب دیا: اے ابو قاسم! مجھے یہ بتائیے، کیا کوئی ایسی صورت بھی ہے کہ بیماری خود ہی دوا بن جائے؟ میں نے کہا: جی ہاں، ایک صورت ایسی ہے کہ بیماری خود دوا بن جاتی ہے۔ غور سے سن! جب تو خواہشاتِ نفس کی مخالفت کریگا تو دل کی تمام بیماریاں تجھ سے دور ہو جائیں گی اور یہی بیماریاں دوا بن جائیں گی۔

یہ سن کر اس شخص نے ایک آہ سرد دلی پُر درد سے کھینچی اور کہنے لگا: مجھے آج رات اس سوال کا جواب 7 مرتبہ اسی طرح دیا جا چکا ہے، لیکن میری یہ خواہش تھی کہ میں آپ کی زبانی اپنے سوال کا جواب سنوں۔ اللہ پاک کے فضل و کرم سے میری یہ خواہش پوری ہو گئی اور میں آپ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کی مبارک زبان سے اپنے سوال کا جواب سن چکا۔ اتنا کہنے کے بعد وہ شخص وہاں سے رخصت ہو گیا اور پھر دوبارہ کبھی نظر نہ آیا۔ (عمون الحکایات، ص: ۱۹۴)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ سلسلہ قادریہ رَضْوِیہ کے عظیم بزرگ حضرت ابو قاسم جنید بغدادی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ نے اس شخص کو دل کی بیماریوں کا کیسا زبردست نسخہ بتایا کہ جب تو خواہشاتِ نفس کی مخالفت کریگا تو دل کی تمام بیماریاں تجھ سے دور ہو جائیں گی اور یہی بیماریاں دوا بھی بن جائیں گی، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شہوتوں کی پیروی اور نفسانی خواہشات کو پورا کرنا کس قدر مہلک امراض میں سے ہے کہ یہ دل کو گناہوں کی آلودگیوں سے بھر دیتا ہے،

ذرا غور فرمائیں کہ کہیں یہی وجہ تو نہیں ہے کہ ہمارے دل پر نیکی کی بات اثر نہیں کرتی اور عبادت میں دل نہیں لگتا، لہذا ہمیں بھی اس حکایت سے درس حاصل کرنا چاہیے کہ بے جا خواہشات اور اتباعِ شہوات میں پڑ کر اپنی زندگی کے روشن چراغ کو گل کرنے کے بجائے سنتوں کے مطابق نیکیوں والی زندگی گزارنی چاہیے۔

اتباعِ شہوات کی تعریف!

یاد رکھئے! جائز و ناجائز کی پروا کئے بغیر نفس کی ہر خواہش پوری کرنے میں لگ جانا، اتباعِ شہوات کہلاتا ہے۔ (باطنی بیماریوں کی معلومات، ص 101) یقیناً شہوات کے پیچھے پڑنے میں سراسر نقصان ہی نقصان ہے، اس کی نحوستوں کا اندازہ اس حدیثِ پاک سے بھی بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

ہلاک کر دینے والی تین چیزیں:

رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ پاک ہے: ”3 چیزیں ہلاکت میں ڈل دیتی ہیں۔ (1) حرص و طمع میں گم رہنا (2) نفسانی خواہشات کی پیروی کرنا (3) بندے کا اپنے آپ پر فخر کرنا۔ (المعجم الاوسط، ۲/۱۲، حدیث ۵۷۵۳)

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم نفسانی خواہشات کا قلع قمع کرنے میں کامیاب ہو گئے تو ان شاء اللہ حرص و طمع کی عادت بد بھی نکل جائے گی اور طرح طرح کے گناہوں سے بھی چھوڑکارا نصیب ہو گا اور یوں ہمارا باطن پاک و صاف ہو جائے گا اور ہمیں خُشوع و خُضوع کے ساتھ عبادت میں دل لگنے کی نعمت بھی حاصل ہو جائے گی۔ اِنْ شَاءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! انسان کی خواہشات کبھی ختم نہیں ہوتیں، دن بدن خواہشات کا یہ

دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جاتا ہے۔ فی زمانہ ان خواہشات کی آگ کو بجھانے کیلئے چاہے قرض لینا پڑے یا ناجائز و حرام ذرائع استعمال کرنے پڑ جائیں اس کی بھی پروا نہیں کی جاتی۔ آئیے! اتباعِ شہوات کی مذمت میں قرآن پاک کی چند آیاتِ مبارکہ سنتے ہیں تاکہ ہمیں بھی نفسانی خواہشات اور اتباعِ شہوات کی تباہ کاریاں معلوم ہوں اور اس سے بچنے کی کوشش کریں۔ چنانچہ اللہ پاک پارہ 16 سورہ مریم کی آیت نمبر 59 میں ارشاد فرماتا ہے:

تَرْجَمَهُ كَنُزُ الْعُرْفَانِ: تو ان کے بعد وہ نالائق لوگ ان کی جگہ آئے جنہوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی تو عنقریب وہ جہنم کی خوفناک وادی عیٰ سے جا ملیں گے۔

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهْوَاتِ فَسُوفَ يَلْقَوْنَ عَذَابًا ﴿٥٩﴾

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی شافعی رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ اس آیت کے تحت نقل فرماتے ہیں: حضرت عقبہ بن عامر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو فرماتے سنا کہ عنقریب میری اُمت میں سے اہل کتاب اور اہل لہن ہلاک ہو جائیں گے میں نے عرض کی: یا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اہل کتاب کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو کتاب اس لئے سیکھتے ہیں تاکہ اس کے ذریعے ایمان والوں سے جھگڑا کریں۔ میں نے عرض کی: اہل لہن کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو شہوات کی پیروی کرتے ہیں اور نمازوں کو ضائع کرتے ہیں۔ (تفسیر درمنثور، 5/527) (المستدرک علی الصحیحین، 3/126، حدیث 3469)

حضرت ابن اشعث رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ اللہ پاک نے حضرت داؤد عَلَيْهِ السَّلَام کی طرف وُخِي فرمائی کہ بے شک وہ دل جو دنیا کی خواہشات کے ساتھ مُعَلَّق (جڑے ہوئے) ہیں وہ مجھ سے دُور ہیں۔ (تفسیر دُرِّ مَنْشُور ج 5، ص 526)

ایک مقام پر اللہ پاک یوں ارشاد فرماتا ہے:

تَرْجَمَهُ كَنُزُ الْعُرْفَانِ: اور اللہ تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمانا چاہتا ہے اور جو لوگ اپنی خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم سیدھی راہ سے بہت دور ہو جاؤ۔

وَاللَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ
الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَنْ تَبُولُوا
مَيْلًا عَظِيمًا ﴿٥٠﴾ (النساء، آیت ۲۷)

اس آیت مبارکہ کا شانِ نزول یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ اور مجوسی، بھائی اور بہن کی بیٹیوں سے نکاحِ حلال سمجھتے تھے، جب اللہ پاک نے ان سے نکاح کرنے کو حرام فرمایا تو وہ مسلمانوں سے کہنے لگے کہ جس طرح آپ خالہ اور چھوپھی کی بیٹی سے نکاح جائز سمجھتے ہو جبکہ خالہ اور چھوپھی تم پر حرام ہیں، اسی طرح تم بھائی اور بہن کی بیٹیوں سے بھی نکاح کرو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ تم بھی ان کی طرح بدکاری میں پڑ جاؤ۔

(تفسیر مدارک، نساء تحت الایة ۲۷ ص ۲۲۳)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ اللہ پاک نے کس طرح خواہشات کی پیروی کرنے والوں کی مذمت فرمائی کہ ایسے لوگوں کو جہنم کی غی نامی وادی میں ڈالا جائے گا، اسی طرح دوسری آیت مبارکہ میں منافقین کی مذمت بیان فرمائی کہ وہ لوگ اتباعِ شہوات میں پڑ کر ذلیل و رسوا ہوئے اور اب وہ دلی بغض و عناد کی وجہ سے یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو بھی اس عادتِ بد میں مبتلا کر دیا جائے۔

فی زمانہ مسلمانوں کی عملی حالت کو دیکھ کر یہی اندازہ ہوتا ہے کہ غیر مسلم اقوام اپنی اس ناپاک سازش میں کامیاب ہوتی نظر آرہی ہیں۔ آج مسلمان نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر اپنی خواہشات کی پیروی میں حد سے بڑھتا جا رہا ہے۔ نفس کی پیروی میں مغربی تہذیب اور آغیار

کی عادت و اطوار سے متاثر ہو کر ان جیسے کام کرنے میں مَعَاذَ اللّٰهِ فخر محسوس کرتا ہے۔ مردوں نے عورتوں کی طرزِ پر لباس کو اپنا معمول بنا لیا، عورتوں نے پردے کو خیر باد کہہ کر گلی بازاروں میں بے پردہ گھومنا، فیشن کے نام پر تنگ و چُست لباس پہن کر بد نگاہی کا سامان بننے کو گویا مَغیُوب سمجھنا ہی چھوڑ دیا، بچوں کی تَرَبِیت کا حال یہ ہے کہ انہیں دینی علوم سکھانے کے بجائے دُنویٰ علوم و فنون سکھائے جاتے ہیں، اگر بچہ ذرا ذہین ہو تو اسے ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر، کمپیوٹر پروگرامر بنانے کی خواہش جاگ اٹھتی ہے اور اس کی تکمیل کے لئے دینی تعلیم کو چھوڑ کر صرف اور صرف دنیاوی تعلیم پر توجہ دی جاتی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اپنی اور اپنی اولاد کی اصلاح اور انہیں بچپن ہی سے فکرِ آخرت کا ذمہ دینے کے لئے دعوتِ اسلامی کے ”دینی ماحول“ سے وابستہ ہو جائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اس دینی ماحول کی برکت سے بے شمار فیشن پرست افراد توبہ کر کے سُنّتوں کی راہ پر گامزن ہو گئے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی النَّبِیِّب! صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! رضائے الہی کی خاطر نفسانی خواہشات کو ترک کرنے کا ذمہ بنانے کیلئے اتباعِ شہوات کی مذمت سے مُتَعَلِّق چند احادیثِ مبارکہ پیش کرتا ہوں تاکہ اس خطرناک مرض سے بچنے میں مزید کامیابی حاصل ہو سکے۔ چنانچہ

جَنَّتْ اور دوزخ تم سے قریب ہیں

حضرت عبد اللہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جَنَّتْ تم سے اس سے بھی زیادہ قریب ہے جتنا تمہارے جوتے کا تسمہ، جوتے سے قریب ہے اور دوزخ بھی اسی طرح ہے (یعنی بہت زیادہ قریب ہے) (ایک اور روایت میں ہے) جَنَّتْ

کو تکالیف سے اور دوزخ کو خواہشوں اور لذتوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔ (بخاری، کتاب الرقاق، ۲۴۳/۴،

حدیث: ۶۴۸۷، ۶۴۸۸)

عقل مند اور نادان کون؟

اسی طرح سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے:

اَلْکَیْسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اتَّبَعَ نَفْسَہٗ هُوَ اَکْثَمُ تَتَبَّی عَلَی اللّٰہِ
عقل مند اور سمجھدار وہ ہے جو اپنے نَفْس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد والی زندگی کے
لئے عمل کرے۔ اور عاجز وہ ہے جس نے نَفْسانی خواہشات کی پیروی کی اور اللہ پاک (کی رحمت
سے جنت ملنے کی) اُمید رکھی۔ (سنن ابن ماجہ ج ۲، ص ۹۶، ح ۴۲۶۰)

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً جنتِ نعمتوں اور آسائشوں سے بھرپور انتہائی خوبصورت مقام
ہے مگر وہاں تک پہنچنا آسان نہیں بلکہ اس کی راہ میں عبادتوں ریاضتوں اور نیکیوں کی صورت
میں انتہائی دُشوار گزار گھاٹیاں موجود ہیں جن کو عبور کرنا ضروری ہے۔ جبکہ دوزخ و ہشتوں،
تکلیفوں اور مختلف عذابوں کی جگہ ہے مگر اس تک رسائی نہایت آسان ہے کیونکہ جہنم کو نَفْسانی
خواہشات سے ڈھانپ دیا گیا ہے تو جو شخص نَفْس کی ناجائز خواہشات پوری کرتے ہوئے اپنی
زندگی بسر کرے گا تو ڈر ہے کہ جہنم میں داخل کر دیا جائے۔ لہذا ہم میں سے جو جنت میں داخلے
اور جہنم کے عذاب سے بچنے کا خواہشمند ہے (ہر شخص کو یہ تمنا رکھنی بھی چاہیے) تو اسے چاہیے کہ
نَفْس کی مخالفت کرتے ہوئے ناجائز خواہشات کے ساتھ ساتھ اپنی جائز خواہشوں پر بھی قابو
پانے کی کوشش کرے، کیونکہ جائز خواہشات کو نہ دبانانا جائز خواہشوں میں جا پڑنے کا سبب ہے۔
آئیے! عبرت کیلئے ایک اور حدیثِ پاک سنئے ہیں۔

12 فروری 2026 کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان انٹرنیشنل افیئر کے لئے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رحمت کو نین، دُکھی دلوں کے چین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جب اللہ پاک نے جنت اور دوزخ کو پیدا کیا تو حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو جنت کی طرف بھیجا اور ارشاد فرمایا: جنت اور اس کی اُن نعمتوں کو دیکھو جو میں نے اہل جنت کے لئے تیار کی ہیں۔ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: تو حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام جنت میں آئے، جنت اور اہل جنت کے لئے اللہ پاک کی تیار کردہ نعمتیں دیکھ کر اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: تیرے عزت و جلال کی قسم! جو بھی اس جنت کے بارے میں سُنے گا وہ ضرور اس میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا۔ پس اللہ پاک نے حکم فرمایا اور جنت کو مستقیماً اور تکالیف سے ڈھانپ دیا گیا۔ پھر اللہ پاک نے حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا: دوبارہ جاؤ جنت اور اس کی نعمتوں کو دیکھو، جو میں نے جنتیوں کے لئے تیار کی ہیں۔ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام دوبارہ جنت میں گئے تو کیا دیکھا کہ اس کو مستقیماً اور تکالیف سے ڈھانپ دیا گیا ہے، حضرت جبرائیل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: اے اللہ! تیرے عزت و جلال کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اب اس میں کوئی بھی داخل نہیں ہو سکے گا۔ پھر اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اب دوزخ کی طرف جاؤ اور دوزخ اور اس کے عذابات کو دیکھو، جو میں نے اہل دوزخ کے لئے تیار کئے ہیں۔ حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے جاکر دیکھا کہ دوزخ (کی آگ) کا ایک حصہ دوسرے پر چڑھ رہا ہے تو اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: اے اللہ! تیرے عزت و جلال کی قسم! کوئی بھی ایسا نہیں جو جہنم (کی سختی) کے بارے میں سُنے اور اس میں داخل ہو (یعنی بچنے کی کوشش کرے گا) پس اللہ پاک کے حکم سے جہنم کو خواہشات و

لذات کے پردوں سے ڈھانپ دیا گیا۔ پھر اللہ پاک نے جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا: دوبارہ جہنم کی طرف جاؤ۔ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام گئے اور بارگاہِ الہی میں حاضر ہو کر عرض کی: اے اللہ! تیری عزت و جلال کی قسم! مجھے خوف ہے کہ اب اس سے کوئی بھی نہ بچ پائے گا، بلکہ (شہوات میں مبتلا ہو کر) اس میں جا پڑے گا۔“ (ترمذی، حدیث: ۲۵۲۹/۲۵۲)

حدیثِ پاک کی تشریح:

حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: ”شہوات“ سے مراد وہ دنیاوی امور ہیں جن کے ذریعے لذت حاصل کی جاتی ہے، خواہ شریعت نے اس سے بلا واسطہ منع کیا ہو یا اس کے کرنے سے احکاماتِ الہی میں سے کسی حکم کا ترک لازم آتا ہو۔ نیز مُشْتَبَہ (جن میں شک ہو) اور وہ جائز و مُباح کام جن پر عمل کے باعث حرام میں پڑنے کا خوف ہو، سب اس (شہوات) میں داخل ہیں۔ (فتح الباری، ۱۱/۲۴۳) چنانچہ،

حضرت عطیہ بن سعد رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ حَضْرُوْر صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ ذیشان ہے: آدمی اس وقت تک مُتَّقِي و پرهیزگار نہیں ہو سکتا جب تک ناجائز کاموں سے بچنے کے لئے جائز و مُباح کاموں کو نہ چھوڑ دے۔ (مسند درک للعالم، ۵/۲۵۳، حدیث: ۷۹۶۹)

پیارے اسلامی بھائیو! اس سے معلوم ہوا کہ تکلیفوں اور مشقتوں کے اس دریا کو عبور کرنے کے بعد ہی بندہ جنت میں داخل ہو سکتا ہے اور نفسانی خواہشات کی پیروی کو چھوڑ کر ہی دوزخ سے چھٹکارا پاسکتا ہے۔ حضرت علیُّ المرْتَضَى كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ الْكَرِيم نے کوفہ میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! مجھے تم پر سب سے زیادہ لمبی اُمیدوں اور نفسانی خواہشات کی پیروی کا خوف ہے، کیونکہ لمبی اُمیدیں آخرت کو جھلادیتی ہیں اور نفسانی خواہشات کی پیروی حق

سے بھٹکا دیتی ہے، خبردار! بے شک دُنیا پیٹھ پھیرنے والی ہے اور یقیناً آخرت آنے والی ہے اور ان دونوں ہی کے چاہنے والے ہیں، پس تم آخرت کے چاہنے والے بنو اور دُنیا کے چاہنے والے نہ بنو، آج عمل ہے حساب نہیں اور کل (قیامت میں) حساب ہوگا، عمل کا موقع نہیں ہوگا۔ (الزهد)

وقصر الامل، ص: ۵۸)

حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے قَبْر کو دیکھ کر بہت زیادہ رونے کا سبب پُوچھا گیا تو فرمایا: مجھے اپنی تنہائی یاد آجاتی ہے کیوں کہ قَبْر میں میرے ساتھ لوگوں میں سے کوئی بھی نہ ہوگا، (پھر نیکی کی دعوت کے مدنی پھول عنایت کرتے ہوئے) فرمایا: جس کیلئے اُس کی دُنیا قید خانہ ہے، اُس کیلئے اُس کی قَبْر جَنّت اور جس کیلئے اُس کی دُنیا جَنّت ہے اُس کی قَبْر اُس کیلئے قید خانہ ہے، جس کے لئے دُنیا کی زندگی بطور قید تھی موت اُس کی رہائی کا پیغام ہے، جس نے دُنیا میں نفسانی خواہشات کو ترک کیا وہ آخرت میں پورا پورا حصّہ پائے گا، بہتر شخص وہ ہے جو کہ اس سے پہلے کہ دُنیا سے چھوڑے وہ خود دُنیا کو ترک کر (یعنی چھوڑ) چکا ہو اور اپنے پروردگار سے ملنے سے قبل اُس سے راضی ہو گیا ہو۔ ہر شخص کی قَبْر کا معاملہ اُس کی دُنوی زندگی کے مطابق ہے یعنی نیکیوں میں زندگی گزاری تو قَبْر میں راحتیں اور اگر گناہ کرتے ہوئے مَر ا تو ہلاکتیں ہی ہلاکتیں۔ (موعظ حسنہ، ص ۶۱-۶۲) (نیکی کی دعوت، ص: ۵۶)

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے نیک بندے قَبْر کے اندرونی حالات پر کتنا غور فرمایا کرتے تھے اور دُنیا کی بے ثباتی اور خواہشاتِ نفس کی پیروی سے کس قدر دُور رہا کرتے تھے، یقیناً یہ حضرات جانتے تھے کہ دُنیا سے دل لگانا اور خواہشات کے پیچھے چلنا آخرت کیلئے خسارے کا باعث ہے مگر افسوس! ہم بارہا قبرستان جا کر کتنے ہی مُردوں کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں بھی اتار چکے ہوں گے لیکن پھر بھی عبرت نہیں پکڑتے کہ خواہشات کی پیروی کرنے والے اور دُنیا ہی کو

اپنا سب کچھ سمجھنے والے آج قبروں میں اپنی کرنی کا پھل بھگت رہے ہیں۔ یاد رکھئے! باہر سے بظاہر یکساں نظر آنے والی قبریں اندر سے ایک جیسی نہیں ہوتیں، کسی کی قبر گُل و گلزار اور باغ و بہار ہوتی ہے جبکہ کسی کی قبر سلگتی انگار اور سانپ بچھوؤں کا غار ہوتی ہے، ذرا اتنا ہی غور کر لیجئے کہ نفسانی خواہشات میں کھو کر صرف ایک نماز ترک کرنے پر یا ایک بار جھوٹ بولنے پر یا ایک بار غیبت کرنے کے سبب یا ایک بار بد نگاہی کے باعث یا ایک بار گانا سننے یا ایک فلم دیکھنے یا ایک گالی نکالنے یا ایک بار غصے سے بلا اجازت شرعی کسی کو جھڑنے یا ایک بار داڑھی مُنڈانے یا ایک مُٹھی سے گھٹانے کی سزا میں اگر پکڑ کر تنگ قبر کے اندر گھپ اندھیرے اور خوفناک تنہائی میں رکھ دیا جائے تو کیا گزرے گی! یقیناً خانقہ نشین (یعنی اللہ پاک سے ڈرنے والوں) کیلئے یہ تصوّر ہی لرزہ دینے والا ہے۔ یہ تو صرف دُنیوی تصوّر ہے ورنہ اللہ پاک کی ناراضی کی صورت میں مرنے کے بعد جن عذاباتِ قبر کا سامنا ہو گا، وہ کون برداشت کر سکے گا؟ ”حلیۃ الاولیاء“ میں روایت ہے: جب بندہ قبر میں داخل ہوتا ہے تو اُس کو ڈرانے کے لئے وہ تمام چیزیں آجاتی ہیں جن سے وہ دُنیا میں ڈرتا تھا اور اللہ پاک سے نہ ڈرتا تھا۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۱۰ ص ۱۲ رقم ۱۳۳۱۸)

صَلُّوْا عَلَی النَّبِیِّیِّ! صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّدٍ

پیارے اسلامی بھائیو! خواہشاتِ نفس اور اتباعِ شہوات سے بچنے ہی میں عافیت ہے۔ جو لوگ اللہ پاک کی رضا کی خاطر نفسانی خواہشات کو چھوڑ دیتے ہیں، اللہ پاک انہیں بطور انعام جنت کی ابدی نعمتوں سے سرفراز فرماتا ہے۔ چنانچہ پارہ 30 سُورَةُ النَّحْلِ آیت نمبر 40، 41 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَ نَهَى النَّفْسَ
عَنِ الْهَوٰی ﴿۳۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاوٰی ﴿۳۱﴾

تَرْجَمَةُ كِنْدَةَ الْعِرْفَانِ: اور رہا وہ جو اپنے رب کے
خُصُور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش
سے روکا تو بیشک جنت ہی (اس کا) ٹھکانا ہے۔

(پ 30، النحل آیت نمبر 40-41)

12 فروری 2026 کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان انٹرنیشنل افیر کے لئے

اس آیت میں اللہ پاک نے اتباعِ شہوات سے بچنے والوں کی تعریف فرمائی ہے اور انہیں جنت کی بشارت سے بھی نوازا ہے۔

حضرت ابو سلیمان دارانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: نَفْس کی خواہشوں میں سے کسی ایک خواہش کو ترک کر دینا، دل کے لئے ایک سال کے روزوں اور سال بھر کی راتوں کے قیام سے بھی زیادہ فائدہ مند ہے۔ (فُوتُ الْقُلُوبِ، ج ۲، ص ۳۳۶) (فیضانِ سنت، ص: ۷۳۴)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ نَفْسانی خواہشات سے بچنے کے کس قدر فضائل ہیں کہ جو اپنے اوپر خواہشات کے دروازے بند کر لیتا ہے تو اللہ پاک اسے جنت کی نعمت سے نواز دیتا ہے۔ لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم ان انعامات و اکرامات سے محروم نہ رہیں اور ان کے حُصُول کیلئے نَفْسانی خواہشات سے بچنے کی بھرپور کوشش کرتے رہیں۔ اتباعِ شہوات پر اُبھارنے والے کئی اسباب ہو سکتے ہیں، آئیے! ان میں سے پانچ (5) اسباب اور ان کا علاج ذکر کرتا ہوں تاکہ ان مُہلکات (ہلاک کرنے والی چیزوں) سے بچنا مزید آسان ہو سکے۔

(1) جلد اثر قبول کرنے کی عادت

کسی چیز کی تعریف سُن کر یا کسی کے پاس کوئی چیز دیکھ کر یہ خواہش دل میں پیدا ہو کہ یہ چیز میرے پاس بھی ہونی چاہیے (جیسے کسی کا اچھا موبائل، گھر، ڈکان اور گاڑی وغیرہ) ان چیزوں کو دیکھیں تو اب ہمیں خواہ اُن کی حاجت ہو یا نہ ہو، بس ایک دُھن سر پر سوار ہو جاتی ہے کہ کسی طرح میں بھی یہ چیزیں حاصل کر لوں، اب ان چیزوں کا حُصُول مُشکل ہونے کی وجہ سے یہ شخص اپنی خواہش کو پورا کرنے کے لئے جائز و ناجائز حُدود کو پار کرتا چلا جاتا ہے اور یوں تباہی کے عمیق (یعنی گہرے) گڑھے میں جا پڑتا ہے۔

علاج

اس کا علاج یہ ہے کہ ایسا شخص اپنی ضروریات اور ناجائز خواہشات میں تمیز کرنے کی عادت ڈالے، اس حوالے سے کسی نیک اور مُخلص دوست سے مشاورت کر لے اور خواہشاتِ نفسانیہ کی مذمت اور اس کے نقصانات پر غور کرے اور جائز خواہش کے حصول کے لیے جائز طریقے ہی اختیار کرے۔

(2) فضول خرچی کی عادتِ بد

اسی طرح اتباعِ شہوات پر اُبھارنے کا ایک سبب فضول خرچی کی عادتِ بد بھی ہو سکتی ہے کیونکہ جس شخص میں بھی فضول خرچی کی عادت ہوگی وہ ہر پسند آجانے والی چیز کو خریدتا چلا جائے گا اور یہ نہیں سوچے گا کہ میں جس چیز کو خرید رہا ہوں، وہ میرے کام کی بھی ہے یا نہیں اور یوں ایسا شخص خواہشات کی اتباع میں اپنا کثیر مال ضائع کرتا چلا جاتا ہے۔

علاج

اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ مال خرچ کرتے ہوئے اپنی ضرورت کو پیش نظر رکھے، بلا ضرورت کوئی چیز نہ خریدے، ممکن ہو تو فضول چیز پر خرچ کی جانے والی رقم صدقہ کر دے۔ یاد رکھے! جس جگہ شرعاً، عادتاً یا مروتاً خرچ کرنا منع ہو وہاں خرچ کرنا مثلاً فسق و فجور و گناہ والی جگہوں پر خرچ کرنا، اجنبی لوگوں پر اس طرح خرچ کرنا کہ اپنے اہل و عیال کو بے یار و مددگار چھوڑ دینا، اسراف (فضول خرچی) کہلاتا ہے۔ (باطنی بیماریوں کی معلومات ص ۳۰۱) اسراف اور فضول خرچی خلافِ شرع ہو تو حرام اور خلافِ مروت ہو تو مکروہِ تنزیہی ہے۔ (الحدیقة الندیجہ ص ۲، ۲۸، باطنی

بیماریوں کی معلومات ص ۳۰۷)

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف فیضانِ سنت جلد اول صفحہ 256 پر ہے: مشہور مفسرِ قرآن حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ تفسیرِ نعیمی جلد 8 صفحہ 390 پر فرماتے ہیں: اسراف کی بہت تفسیریں ہیں (۱) حلال چیزوں کو حرام جاننا (۲) حرام چیزوں کو استعمال کرنا (۳) ضرورت سے زیادہ کھانا پینا یا پہننا (۴) جو دل چاہے وہ کھاپی لینا، پہن لینا (۵) دن رات میں بار بار کھاتے پیتے رہنا، جس سے معدہ خراب ہو جائے، بیمار پڑ جائے (۶) مُضِر اور نُفُصَان دہ چیزیں کھانا پینا (۷) ہر وقت کھانے پینے پہننے کے خیال میں رہنا کہ اب کیا کھاؤں گا، آئندہ کیا پیوں گا (روح البیان ج ۳ ص ۱۵۴) (۸) غفلت کیلئے کھانا (۹) گناہ کرنے کیلئے کھانا (۱۰) اچھے کھانے پینے، اعلیٰ پہننے کا عادی بن جانا کہ کبھی معمولی چیز کھاپی نہ سکے (۱۱) اعلیٰ غذاؤں کو اپنے کمال کا نتیجہ جاننا۔ غرضیکہ اس ایک لفظ میں بہت سے احکام داخل ہیں۔ (تفسیر نعیمی ج ۸ ص ۳۹۰ سرگز الاولیاء لاہور)

(3) دوسروں کے احوال میں بے جا غور و فکر

اسی طرح اتباعِ شہوات میں پڑنے کا ایک سبب دوسروں کے احوال میں بے جا غور و فکر کرنا ہے، دوسروں کے اعلیٰ لباس، عالی شان محلات اور شاہانہ رہن سہن وغیرہ کے بارے میں بے جا غور و فکر نہ صرف حسد جیسے مہلک (ہلاک کرنے والے) مرض کو جنم دیتا ہے بلکہ اس سے اتباعِ شہوات کی آگ بھی دل میں بھڑک اٹھتی ہے، پھر ایسا شخص خواہشات کی تکمیل میں اندھا ہو کر تحصیل مال کے لئے ناجائز ذرائع تک اختیار کرنے لگ جاتا ہے۔

علاج

اس کا علاج یہ ہے کہ ایسا شخص لوگوں کے احوال میں غور و فکر کرنے سے پرہیز کرے، جو کچھ اللہ پاک نے اسے عطا فرمایا ہے، اس پر صبر و شکر کرے، اپنے سے آذنی حیثیت والے کو دیکھ

کر شکر ادا کرے اور بُزرگانِ دین دَحْمَهُمُ اللّٰهُ النَّبِيْنَ کی سیرت کا مطالعہ کر کے ان کے معمولاتِ زندگی میں غور و فکر کرے تاکہ نیکی اور بھلائی کی جانب دل راعب ہو سکے۔

(4) اپنی اصلاح سے غفلت

اتباعِ نَفْس و شیطان کا ایک سبب اپنی اصلاح کی جانب توجّہ نہ دینا ہے، کہ جو شخص اپنا محاسبہ (Self Accountability) نہیں کرتا وہ کبھی بھی اپنی خامیوں اور گناہوں پر مُطلع نہیں ہو پاتا، یوں وہ شیطان کی پیروی میں مبتلا ہو کر گناہ پر گناہ کرتا ہی رہتا ہے۔

علاج

ایسے شخص کو چاہیے کہ روزانہ اپنے نَفْس کا محاسبہ (Accountability) کرے، جسے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں ”نیک اعمال کا جائزہ لینا“ کہتے ہیں، رات کو سونے سے قبل اس بات پر غور کرے کہ آج میں نے کون کون سے اچھے اعمال کئے ہیں؟ اور کون کون سے بُرے عمل اور گناہ مجھ سے سرزد ہوئے ہیں؟ گناہوں پر اپنے نَفْس کو ملامت کرے اور آئندہ نہ کرنے کا عہد کرے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ شَيْخِ طَرِيقَتِ، امیر اہلسنت، دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ کے عطا کردہ ”72 نیک اعمال“ بھی نَفْس کا محاسبہ کرنے میں بہت معاون ہیں اور پھر یہ کہ روزانہ نیک اعمال کا جائزہ لے کر ہر ماہ نیک اعمال کا رسالہ جمع کروانا ذیلی حلقے کے بارہ (12) دینی کاموں میں سے ایک دینی کام بھی ہے۔ ”نیک اعمال“ پر عمل اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے اور قبر و آخرت کی تیاری کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ لہذا آپ بھی ”نیک اعمال“ پر عمل کیجئے، روزانہ نیک اعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کا رسالہ پُر کیجئے اور ہر ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروادیتجئے، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اس کی برکت سے اتباعِ شیطان جیسے مُوزِي مَرَض اور دیگر گناہوں سے بھی بچنے کا ذمّہ ملے گا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

(5) شکم سیری

اسی طرحِ اتباعِ شہوات میں پڑنے کا ایک سبب شکم سیری یعنی پیٹ بھر کر کھانا بھی ہے، کیونکہ یہ بات ظاہر ہے کہ جس کا پیٹ بھرا ہوا ہو، اس شخص پر شیطانِ بآسانی غالب آجاتا ہے جس کی وجہ سے نیکیوں میں دل نہیں لگ پاتا بلکہ نفسانی خواہشات جاگ اُٹھتی ہیں اور پھر اس کی وجہ سے گناہوں میں دلچسپی بڑھ جاتی ہے۔

جاندار بدن کی آفتیں

حضرت یحییٰ مُعَاذِ رَازِی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: جو پیٹ بھر کے کھانے کا عادی ہو جاتا ہے، اُس کے بدن پر گوشت بڑھ جاتا ہے اور جس کے بدن پر گوشت بڑھ جاتا ہے، وہ شہوتِ پَرَسْت ہو جاتا ہے اور جو شہوتِ پَرَسْت ہو جاتا ہے، اُس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں اور جس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں، اُس کا دل سخت ہو جاتا ہے اور جس کا دل سخت ہو جاتا ہے وہ دُنیا کی آفتوں اور رنجیوں میں غرق ہو جاتا ہے۔ (المنہیات للمسفلانی باب الخماسی ۵۹)

پیٹ پر گناہوں کی یلغار

پیارے اسلامی بھائیو! تَشْوِیْشِ سَخْتِ تَشْوِیْشِ کی بات ہے کہ پیٹ بھر کر کھانا، انسان کو گناہوں میں غرق کر دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت امام محمدِ غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ارشاد فرماتے ہیں: زیادہ کھانے سے اعضاء میں فتنہ پیدا ہوتا اور فساد برپا کرنے اور بیہودہ کام کر گزرنے کی رَغْبَتِ جَمَّ لیتی ہے۔ کیونکہ جب انسان خُوب پیٹ بھر کر کھاتا ہے تو آنکھوں میں بدنِ گاہی کی خواہش پیدا ہوتی ہے، کان بڑی باتیں سُننے کے مُشْتَقِ رِہتے ہیں۔ زَبانِ فَحْشِ گوئی پر آمادہ ہوتی ہے، شرمگاہِ شہوتِ رانی کا تَفْضَا کرتی ہے، پاؤں نا جائز مقامات کی طرف چل پڑنے کے لئے بے قرار ہوتے ہیں۔ اس

کے برعکس اگر انسان بھوکا ہو تو تمام اعضاء بدن پُر سکون رہیں گے۔ نہ تو کسی بُرائی کا لالچ کریں گے اور نہ بُرائی کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔ حضرت اُستاذ ابو جعفر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کارشادِ گرامی ہے: پیٹ اگر بھوکا ہو تو جسم کے باقی اعضاء سیر یعنی پُر سکون ہوتے ہیں۔ کسی شے کا مُطالبہ نہیں کرتے اور اگر پیٹ بھرا ہوا ہو تو دوسرے اعضاء بھوکے رہ جانے کے باعث مختلف بُرائیوں کی طرف رُجوع کرتے ہیں۔ (مِنَهَاجُ الْعَابِدِيْنَ، الفصل الخامس البطن وحفظه، ص ۸۲) (فیضانِ سنت، ص ۷۰۹)

علاج

پیارے اسلامی بھائیو! شکم سیری یعنی پیٹ بھر کر کھانے کے بعد گناہوں سے بچنے کا علاج یہ ہے کہ بندہ بھوک سے کم کھا کر نَفْس کی شرارتوں کو ناکام بنائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں اس بات کی ترغیب دلائی جاتی ہے کہ بندہ لقمہ حرام کھانے سے ضرور بچتا رہے اور جائز و مُباح کھانا بھی عبادت پر قُوّت حاصل کرنے کی نِیّت سے کم کھائے، تاکہ عبادت میں لَذّت کی نعمت نصیب ہو اور گناہوں کی طرف رَغْبَت بھی نہ ہو سکے۔ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں بھوک سے کم کھانے کو ”پیٹ کا قُفْلِ مَدِیْنَه“ لگانا کہتے ہیں۔ اس پر عمل کا ذمّہ بنانے کے لیے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنّت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَعْلَیَہِ نے مایہ ناز تصنیف بنام ”پیٹ کا قُفْلِ مَدِیْنَه“ تحریر فرمائی ہے۔ اس کتاب کے مُطالعے کی برکت سے اِنْ شَاءَ اللّٰہِ آپ کو کھانے کے آداب، بھوک سے کم کھانے کے فوائد، صحت مند رہنے کے اُصول اور اس کے علاوہ بھی بے شمار مدنی چھول چننے کو ملیں گے۔ مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے اس کتاب کو ہدیّہ حاصل کیا جاسکتا ہے اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو ریڈ (یعنی پڑھا) اور ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جاسکتا ہے۔

نیک عمل نمبر 29 کی ترغیب:

پیارے اسلامی بھائیو! خواہشاتِ نفس کی پیروی سے بچنے اور سنتِ رسول کی اتباع کرنے کا ذہن پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں حصہ لیجئے۔ شیخ طریقت امیر اہلسنت کے عطا کردہ ”72 نیک اعمال“ پر عمل کیجئے۔ 72 نیک اعمال میں سے ایک نیک عمل نمبر 29 یہ ہے کہ کیا آج آپ نے سنت کے مطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دعائیں پڑھیں؟ اس نیک عمل پر عمل کرنے کی برکت سے نا صرف ہم سنت کے مطابق کھانا کھانے والے بن جائیں گے بلکہ بھوک سے کم کھا کر اتباعِ خواہشات سے بچنے میں بھی کامیاب ہو جائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی النَّبِیِّیْنِ! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّدٍ

پانی میں اسراف سے بچنے کے مدنی پھول

پیارے اسلامی بھائیو! آئیے! شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ الْعَالِیَہ کے رسالے ”وضو کا طریقہ“ سے پانی میں اسراف سے بچنے کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: وَضُو میں بہت سا پانی بہانے میں کچھ خیر (بھلائی) نہیں اور وہ کام شیطان کی طرف سے ہے۔ (کَثْرًا لِّغَمَالٍ، ۱۴۴/۹، حدیث: ۲۲۵۵) (2) آقا عَلَیْہِ السَّلَام ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا، فرمایا: اسراف نہ کر اسراف نہ کر۔ (مثنیٰ ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ و سنتہا، باب ما جاء فی القصد فی الوضوء۔ الخ / ۱، ۲۵۴، حدیث: ۴۲۴) ☆ اگر وقف پانی سے وضو کیا تو زیادہ خرچ کرنا بالاتفاق حرام ہے (وضو کا طریقہ، ص ۴۲) ☆ بعض لوگ چلو لینے میں پانی ایسا ڈالتے ہیں کہ اُبل جاتا ہے حالانکہ جو گرا بیگا رگیا اس سے احتیاط

12 فروری 2026 کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان انٹرنیشنل افیئر کے لئے

چاہئے۔ (وضو کا طریقہ، ص ۴۲) ☆ آج تک جتنا بھی ناجائز اسراف کیا ہے، اُس سے توبہ کر کے آئندہ بچنے کی بھرپور کوشش شروع کیجئے۔ ☆ وضو کرتے وقت نل احتیاط سے کھولنے، دورانِ وضو ممکنہ صورت میں ایک ہاتھ نل کے دستے پر رکھئے اور ضرورت پوری ہونے پر بار بار نل بند کرتے رہئے۔ ☆ مسواک، کُلی، عَرَّغْرَه، ناک کی صفائی، داڑھی اور ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال اور مسح کرتے وقت ایک بھی قطرہ نہ ٹپکتا ہو یوں اچھی طرح نل بند کرنے کی عادت بنائیئے۔

﴿ اعلان ﴾

پانی میں اسراف سے بچنے کے بقیہ مدنی پھول تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّدٍ

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع

میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿ 1 ﴾ شبِ جمعہ کا دُرود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۝ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

الْحَبِیْبِ الْعَالِیِّ الْقُدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَبَّارِ عَلٰی الْاِیْمَةِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

بُزُرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس دُرود شریف

کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوْت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی

زیارت کرے گا اور قَبْرِ میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى لَهُ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے اپنے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے درمیان بٹھالیا۔ اس سے صحابہ گرام رضی اللہ عنہم کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔⁽¹⁾

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَدِيْبُ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعَتِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ بِعِنْدِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافعِ اُمَمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَأَمْرٍ مُعْظَمٍ: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔⁽²⁾

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللهُ عَمَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔⁽³⁾

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کر لی

فرمانِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شبِ قدر

1... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2... الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

3... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/۲۵۲، حدیث: ۱۳۰۵

حاصل کر لی۔⁽¹⁾

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

(خُدائے حلیم و کریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کا پروردگار ہے۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 12 فروری 2026ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعایا دکرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کل دورانیہ 15 منٹ

پانی میں اسراف سے بچنے کے بقیہ مدنی پھول

☆ سردیوں میں وضو یا غسل کرنے نیز برتن اور کپڑے وغیرہ دھونے کیلئے گرم پانی کے خُصُول کی خاطر نل کھول کر پائپ میں جمع شدہ ٹھنڈا پانی یوں ہی بہا دینے کے بجائے کسی برتن میں پہلے نکال لینے کی ترکیب بنائیے۔ ☆ منہ دھونے کیلئے صابون کا جھاگ بنانے میں بھی پانی احتیاط سے خرچ کیجئے۔ ☆ استعمال کے بعد ایسی صابون دانی میں صابون رکھئے جس میں پانی بالکل نہ ہو ☆ پی چکنے کے بعد گلاس میں بچا ہوا پانی پھینک دینے کے بجائے دوسرے کو پلا دیجئے یا کسی اور استعمال میں لیجئے۔ ☆ استنجا خانے میں لوٹا استعمال کیجئے کہ فوارے سے طہارت کرنے میں پانی بھی زیادہ خرچ ہوتا ہے اور پائپس بھی اکثر آلودہ ہو جاتے ہیں۔ ☆ نل سے قطرے ٹپکتے رہتے ہوں تو فوراً اسکا حل نکالئے ورنہ پانی ضائع ہوتا رہے گا۔ ☆ بسا اوقات مساجد و مدارس کے نل ٹپکتے رہتے ہیں مگر کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا! انتظامیہ کو اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اپنی آخرت کی بہتری کیلئے فوراً کوئی ترکیب کرنی چاہئے۔ ☆ کھانا کھانے، چائے یا کوئی مشروب پینے، پھل کاٹنے وغیرہ معاملات میں خوب احتیاط فرمائیے تاکہ ہر دانہ، ہر غذائی

ذُرّہ اور ہر قطرہ استعمال ہو جائے۔ (وضو کا طریقہ، ص ۴۷، ۴۶، ۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّد

☆ فتنہ شہوت سے بچنے کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق ”فتنہ شہوت سے بچنے کی دُعا“ یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النِّسَاءِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

ترجمہ: اے اللہ پاک! میں عورتوں کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (فیضانِ دعا، ص 285)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّد

☆ اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصَطَفَی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال

کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آئیے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے ”اچھی اچھی نیتیں“ کر لیجئے۔

(1) رضائے الہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی

ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہو اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجلاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہو تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ

آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلا ضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل

12 فروری 2026 کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان انٹرنیشنل فیئر کے لئے

کروں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی عمل کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی الٹرائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆ اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃ الکرسی، سورۃ الاخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا پڑھی؟ (6) کفراً الا یمان مع خزانِ العرفان یا نُور العرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صراطِ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لیں؟ (7) شجرے کے کچھ نہ کچھ اور ادا پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنیگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گلے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کارٹیون وغیرہ وغیرہ سننے سے بچایا؟ (11) راتے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سفر کے دوران خود کو فضول نیگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نیگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلا ضرورت ادھر ادھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رسالے یا ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُننا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اذان و اقامت کا جواب دیا؟ (14) گھر میں یا باہر کسی پر غصہ آنے کی صورت میں چُپ رہ کر غصے کا علاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) ”مرکزی مجلس شوریٰ“ کے اصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر چھوٹے بڑے سے اچھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟ (18) مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں قرآن کریم پڑھا، یا پڑھایا؟ (19) عشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر رات سوئے کی کوشش کی؟

12 فروری 2026 کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان انٹرنیشنل افیئر کے لئے

(20) دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دینے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دینے؟ (21) صدائے مدینہ لگائی؟ (22) اپنے گھر کے جھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بلا ضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (23) آپ کے ہاں گھر درس ہو یا کسی عذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہو یا؟ (24) کم از کم ایک مدنی درس (مسجد، دکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سنا؟ (25) سنت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرمناک ہے وہ) پہنا؟ (26) کیا آپ کاڑھ لیس رکھنے کی سنت پر عمل ہے؟ (27) واٹر صافی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟ (28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سنت کے مطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے رُہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) ان سنتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جانا، قبلہ رخ بیٹھنا وغیرہ)؟ (32) ظہر کی چار سنتِ قنیلہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تہجد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃ اللیل ادا کی؟ (34) ادا بین یا اشراف و چاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سنتِ قنیلہ پڑھیں؟ (36) اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دلائی؟ (37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چٹیل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) استعمال تو نہیں کی؟ (38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سنسنے سے بچے؟ (39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے ”مدنی چینل“ دیکھا؟ (40) کسی ایک یا چند سے دُنوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟ (41) قرض ہونے کی صورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوجود) قرض خواہ کی اجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟ (42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید نہ کرے بول کر نفاق و ریاکاری کا جرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزت بنانے کے لئے اس طرح کہنا: ”میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں“ جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔ (43) صفائی ستھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟ (44) کسی مسلمان کا عیب ظاہر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شرعی) اُس کا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟ (45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟ (46) ہر جائز و عزت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟ (47) چوک درس دیا، یا سنا؟ (48) اپنے والدین اور پیر و مرشد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ ایصالِ ثواب کیا؟ (49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اسراف سے بچنے کی کوشش کی؟ (50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟ (51) کسی اسلامی بھائی (خصوصاً نہ دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صِدْر ہو جائے اور اصلاح کی ضرورت ہو تو تحریر کی طور پر، یا بل کر، براہِ راست (زنی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللہ بلا اجازت شرعی کسی اور پر اظہار کر کے غیبت کا گناہ کبیرہ کر بیٹھے؟ (52) زبان کو گناہوں (یعنی الزام تراشی، بول آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟ (53) زبان کو فضول استعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اشارے سے گفتگو کی؟ (54) (گھر میں ادا ہوا) مذاقِ مسخری، طنز، دل آزاری اور تہقیر لگانے (یعنی کھل کھلا کر ہنسنے) سے بچنے

کی کوشش کی؟ (55) عملہ شریف باندھا؟ (56) ماں باپ کا ادب و احترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆ لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆ اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆ ٹکائیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اس ہفتے کسی نہ کسی اسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اسلامی بہنوں کے اجتماع میں

بھیجا؟ (58) ہفتہ وار مدنی مذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟ (59) ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی

مغرب تا شرق وچاشت) شرکت کی؟ (60) اس ہفتے یومِ تعطیلِ اعینکاف کی سعادت پائی؟ (61) اس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض

یاد کھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سنت کے مطابق عیادت یا عنحواری یا عزیز کے انتقال پر تعزیت کی؟ (62) اس ہفتے پیر شریف

(یدہ جانے کی صورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟ (63) ہفتہ وار رسالہ پڑھ یا سُن لیا؟ (64) اس ہفتے کم از کم ایک بار علاقائی دہہ

کیا؟ (65) اس ہفتے کم از کم ایک اسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی احوال میں تھے، یا پہلے اجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے

اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟ (66) ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رسالہ فل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذمہ دار کو جمع کروادیا؟ (68) اس ماہ آپ

نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟ (69) اس ماہ کسی سنی عالم (یا امام مسجد، مؤذن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70) اس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71) زندگی بھر کے نصاب کا مطالعہ فرمایا؟ (72) زندگی میں ایک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف

کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دن کا اصلاحِ اعمال کورس، 7 دن کا فیضانِ نماز کورس) کی سعادت حاصل کر لی؟

دعائے امیرِ اہل سنت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی

ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروایا کرے، اُس کو اس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔

اٰمِیْنِ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلَی مُحَمَّد